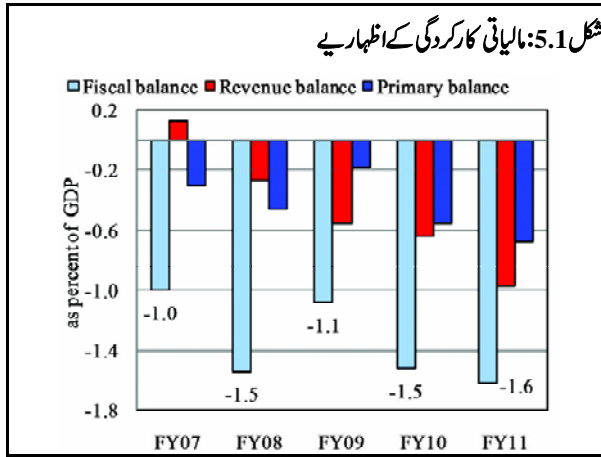


5 مالیاتی صورتحال

5.1 عمومی جائزہ



اخراجات کی نمو میں نمایاں کمی کے باوجود مالی سال 11ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی مالیاتی خسارہ بڑھ کر جی ڈی پی کے 1.6 فیصد تک پہنچ گیا جبکہ یہ گزشتہ برس کی پہلی سہ ماہی میں 1.5 فیصد تھا (دیکھئے جدول 5.1)۔ سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں تعمیر نو اور بحالی کی سرگرمیوں کے لیے فنڈز کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے حکومت نے اخراجات میں کمی کی اور ترجیحات کا دوبارہ تعین کرتے ہوئے ترقیاتی اخراجات میں بھاری کٹوتی کی گئی۔ تاہم مالی سال 11ء کی پہلی سہ ماہی کے

دوران غیر نیگیٹس محاصل میں تیزی سے کمی کے باعث مذکورہ اقدامات سے ممکنہ فوائد صرف جزوی طور پر حاصل ہو سکے۔¹ اس طرح محصولات کی کمزور کارکردگی کا نتیجہ مالی سال 11ء کے دوران مالیاتی کارکردگی کے تمام اظہاریوں میں بگاڑ کی صورت میں برآمد ہوا (دیکھئے شکل 5.1)۔ مالی سال 11ء میں ماکاری کی مشکلات نے حکومت کی کمزور مالیاتی پالیسی کو مزید نمایاں کر دیا کیونکہ وافر مقدار میں متبادل وسائل کی عدم موجودگی کے باعث حکومت کو خسارے کی تسلیک پر بھاری انحصار کرنا پڑا۔

مالی سال 11ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ہونے والے مالیاتی خسارے نے اس مدت کے دوران صوبوں کے بجٹ میں آنے والے فاضل کے اثرات کو زائل کر دیا جو مجموعی طور پر جی ڈی پی کا 0.5 فیصد بنتا ہے۔² یہ صورتحال وفاقی حکومت کے اخراجات میں ساختی مشکلات کی عکاسی کرتی ہے۔ مالی سال 11ء کی پہلی سہ ماہی میں حکومتی اخراجات کو بڑھانے والے اہم عوامل میں سیلاب متاثرین کے لیے امدادی سرگرمیاں و بحالی کی کوششیں، زراعت اور دفاع و سلامتی سے متعلق اخراجات شامل ہیں۔ مالی سال 11ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ملک کے مجموعی سرکاری اخراجات میں بجلی پر زراعت کا حصہ 6 فیصد رہا۔³ آئندہ مہینوں میں بجلی پر زراعت میں بتدریج کمی سے حکومت کو فائدہ پہنچے گا لیکن متاثرین سیلاب کی بحالی و آباد کاری کی سرگرمیوں میں تیزی کے باعث جاری اخراجات بڑھنے سے مذکورہ فوائد کے اثرات زائل ہونے کا امکان ہے۔

¹ مالی سال 11ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران نیگیٹس محاصل میں 6.2 فیصد اضافہ ہوا جبکہ اسی مدت میں غیر نیگیٹس محاصل میں 35.5 فیصد کمی بھاری کی دیکھی گئی۔

² مالی سال 11ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران صوبوں کے بجٹ میں مجموعی طور پر 81.3 ارب روپے کا فاضل ریکارڈ کیا گیا جبکہ مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی میں 10.1 ارب روپے کا خسارہ ہوا تھا۔

³ حکومت نے نومبر 2010ء سے بجلی کی قیمتوں میں 2 فیصد اضافے کا اعلان کیا ہے۔

جدول 5.1: مجموعی سرکاری مالیات کا خلاصہ						
ارب روپے						
سال بسال تبدیلی (فیصد)		پہلی سرمایہ				
م 11ء	م 10ء	م 11ء	م 10ء	م 09ء	م 08ء	
-6.4	11.0	400.0	427.3	385.0	312.6	مجموعی حاصل
6.2	7.9	317.3	298.8	276.8	215.6	ٹیکس حاصل
-35.5	18.8	82.9	128.5	108.1	97.0	غیر ٹیکس حاصل
3.9	24.5	676.3	650.9	522.8	470.7	مجموعی اخراجات
8.8	14.2	566.7	521.0	456.1	340.0	جاری
-45.7	100.8	62.8	115.7	57.6	129.8	ترقیاتی و خالص قرض گاری
229.9	56.3	46.8	14.2	9.1	0.9	غیر شناخت شدہ اخراجات
23.5	62.2	-276.2	-223.7	-137.9	-158.1	مالیاتی توازن
جی ڈی پی کے فیصد کے لحاظ سے						
--	--	2.3	2.9	3.0	3.1	مجموعی حاصل
--	--	1.9	2.0	2.2	2.1	ٹیکس حاصل
--	--	0.5	0.9	0.8	0.9	غیر ٹیکس حاصل
--	--	4.0	4.4	4.1	4.6	مجموعی اخراجات
--	--	3.3	3.6	3.6	3.3	جاری
--	--	0.4	0.8	0.5	1.3	ترقیاتی و خالص قرض گاری
--	--	-1.6	-1.5	-1.1	-1.5	مالیاتی توازن
--	--	-1.0	-0.6	-0.6	-0.3	محصولاتی توازن
--	--	-0.7	-0.6	-0.2	-0.5	بنیادی توازن

اس طرح مالی سال 11ء کی صورتحال سے ظاہر ہوتا ہے کہ ٹیکسوں کی بنیاد میں توسیع کے لیے ٹیکس نظام میں سنجیدہ اور ہنگامی اصلاحات نہ ہونے اور محصولات کی وصولی میں خامیوں کے باعث ملک کو معاشی مشکلات کا سامنا ہے۔ اخراجات پر دباؤ کے پیش نظر محصولات میں بہتری لانے میں ناکامی حکومت کے مالیاتی مطالبات کے ایجنڈے پر منفی اثر ڈالے گی جس سے خسارے میں تیزی سے اضافہ ہوگا۔

محاصل کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے حکومت اصلاح شدہ جزل سیلز ٹیکس (آر جی ایس ٹی) متعارف کرانے کی کوششیں کر رہی ہے جس کا مقصد معیشت کی ٹیکس بنیاد اور ٹیکس محاصل کو وسعت دینا ہے۔ مزید برآں محصولات جمع کرنے کی کوششوں میں مالی سال 11ء کے دوران سیلاب سرچارج عائد کرنا اور اشیائے تعیش پر خصوصی ایکسائز ڈیوٹی بڑھانے جیسے عارضی اقدامات بھی شامل ہیں۔ بھاری سیاسی مخالفت کے باعث مذکورہ اقدامات پر عملدرآمد کو مناسب وقت تک ملتوی کر دیا گیا ہے۔

ترقیاتی اخراجات میں کٹوتی کر کے انہیں تعمیر نو کے لیے استعمال میں لانے سے پیدا ہونے والی مالیاتی گنجائش ایک قلیل مدتی حل ہے کیونکہ اس کے معاشی ترقی پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ محاصل بڑھانے کے اقدامات کے ساتھ ساتھ وفاقی و صوبائی سطح پر سخت

مالیاتی نظم و ضبط پیدا کرنے کی کوششیں کی جائیں۔ اس تناظر میں اٹھارہویں ترمیم کے تحت پانچ وزارتیں صوبوں کو منتقل کرنے کا حکومتی فیصلہ مثبت قدم ہے اور امکان ہے کہ اس سے صوبوں کی ذمہ داریوں میں اضافے کے باعث انہیں اپنی مالیاتی کارکردگی بہتر بنانے کی ترغیب ملے گی۔

5.2 محاصل

مالی سال 11 کی پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی طور پر 400.1 ارب روپے کے محاصل جمع ہوئے جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 427.3 ارب روپے حاصل ہوئے تھے۔ اس طرح ان میں 6.3 فیصد سال بسال منفی نمو ہوئی۔ مجموعی محصولات میں کمی غیر ٹیکس محاصل میں خاصی کی اور ٹیکس محاصل کی سست روی دونوں نے اہم کردار ادا کیا (دیکھئے جدول 5.2)۔

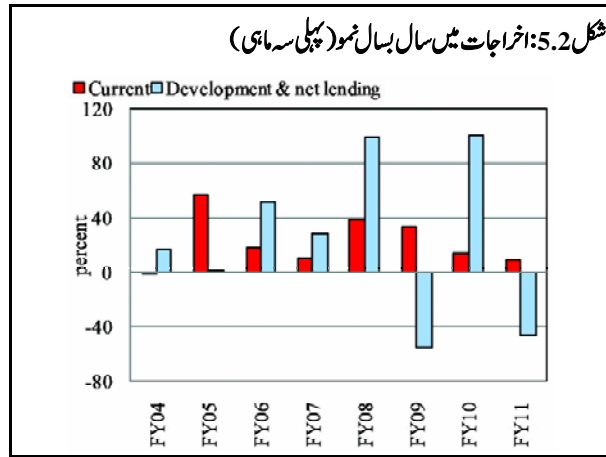
زیر جائزہ مدت کے دوران ٹیکس محاصل میں 6.2 فیصد نمو ہوئی اور یہ 317.3 ارب روپے ہو گئے۔ ٹیکس محاصل کے اجزائے ترکیبی کے تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگرچہ ایف بی آر نے گذشتہ برس کے مقابلے میں مالی سال 11ء کی پہلی سہ ماہی میں زیادہ نمو ظاہر کی ہے لیکن پیٹرولیم لیوی کی

جدول 5.2: ٹیکس و غیر ٹیکس محاصل کے اجزائے ترکیبی						
ارب روپے						
سال بسال تبدیلی (فیصد)			جولائی تا ستمبر			
م 11ء	م 10ء	م 09ء	م 11ء	م 10ء	م 09ء	
6.2	7.2	26.8	317.3	298.8	278.7	ٹیکس محاصل
12.3	-6.3	13.3	94.4	84.1	89.7	بلاد-سطح ٹیکس
28.5	-9.1	73.1	2.1	1.7	1.8	جائیداد پر ٹیکس
7.4	7.0	39.4	156.9	146.1	136.6	اشیاء و خدمات پر ٹیکس
10.4	-13.4	31.0	36.5	33.1	38.2	عالمی تجارت پر ٹیکس
-36.4	1206.1	-55.6	15.3	24.1	1.8	پیٹرولیم لیوی
21.8	-6.5	28.2	12.0	9.9	10.5	دیگر ٹیکس
-35.5	20.9	14.5	82.9	128.5	106.3	غیر ٹیکس محاصل
--	--	--	0.0	0.0	0.0	ڈاکٹروں / نپنی اے کے منافع
337.7	-93.5	-87.1	0.5	0.1	1.6	سود
-97.6	98.7	372.2	0.5	18.9	9.5	منافع منقسمہ
-42.9	150.0	-40.8	40.0	70.0	28.0	اسٹیٹ بینک کا منافع
-25.7	-93.4	2070.2	1.4	1.9	29.2	دفاع
111.7	-10.9	-7.8	19.6	9.2	10.4	تیل و گیس پر رائلٹی
-12.2	-9.9	37.4	5.0	5.7	6.4	گیس پر ترقیاتی سرچارج
--	--	--	3.0	0.0	4.1	خام تیل پر رعایت
-42.6	31.9	24.7	12.9	22.6	17.1	دیگر
-6.3	11.0	23.1	400.1	427.3	385.0	مجموعی محاصل
ماخذ: وزارت خزانہ						

وصولی میں کمی مجموعی ٹیکس محصولات میں کمی کا باعث بنی۔ پیٹرولیم لیوی کی وصولی میں کمی کا سبب گزشتہ برس کے مقابلے میں پیٹرولیم مصنوعات خصوصاً ہائی اسپیڈ ڈیزل کی فروخت میں کمی ہے۔ ملکی، ٹرانسپورٹ اور حکومتی شعبے کے مقابلے میں صنعت، زراعت اور بجلی کے شعبوں میں پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت میں زیادہ کمی دیکھنے میں آئی ہے۔

رضا کارانہ ادا نیکیوں کی حوصلہ افزائی سے بلا واسطہ ٹیکسوں کی مثبت نمو کے حصول میں مدد ملی جو گزشتہ برس منفی سطح پر تھی۔ مالی سال 11ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران عالمی تجارت پر ٹیکسوں کے زمرے کی وصولیوں میں اضافے کا باعث درآمدات کی روپے میں قدر کا بڑھنا ہے۔ درآمدات کی روپے میں قدر بڑھنے سے اشیاء و خدمات پر ٹیکسوں کی وصولی کو بڑھانے میں مدد ملی ہے۔

مالی سال 11ء کی پہلی سہ ماہی میں غیر ٹیکس محاصل گزشتہ برس کے مقابلے میں 45.6 ارب روپے کم رہے۔ اس کی وجوہات یہ ہیں: (الف) حکومت کواٹریٹ بینک کے منافع کی منتقلی اور (ب) گزشتہ برس کے مقابلے میں سرکاری شعبے کے مالی و غیر مالی اداروں کے منافع منقسمہ کی وصولیوں میں کمی۔ مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران حکومت کواٹریٹ بینک کے منافع کی منتقلی میں 31 ارب روپے کی ادائیگی بھی شامل تھی جو اسٹیٹ بینک کے پاس حکومت کے ریزرو فنڈ سے کی گئی۔ اس عامل کی عدم موجودگی کے باعث مالی سال 11ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اسٹیٹ بینک کے منافع کی منتقلی میں کمی آگئی۔ منافع منقسمہ میں کمی کا سبب سرکاری شعبے کے مالی و غیر مالی اداروں کی پست آمدنی اور ان اداروں سے منافع منقسمہ آمدنی کی وصولیوں میں کمی ہو سکتی ہے۔ حالیہ سہ ماہی کے دوران تیل و گیس پر راہٹ کی وصولی حوصلہ افزا رہی۔ دفاع کے زمرے کی غیر ٹیکس وصولیوں میں کمی کا مکمل سبب امریکہ کی جانب سے نقل و حمل میں اعانت کے فنڈ زرو کنا ہے۔ پاکستان یہ خدمات اتحادی افواج کو فراہم کرتا ہے۔



معمولی بہتری دیکھی گئی اور یہ مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے 4.4 فیصد سے کم ہو کر مالی سال 11ء کی پہلی سہ ماہی میں 4 فیصد پر آ گیا۔

مجموعی اخراجات میں کمی کا سبب ترقیاتی و خالص قرض گاری اخراجات میں بھاری کمی ہے۔ تاہم پہلی سہ ماہی کے دوران جاری اخراجات کی نمو میں زیادہ سست روی نہیں دیکھی گئی (دیکھئے شکل 5.2)۔ اس رجحان کا سبب ساختی مشکلات ہیں جیسے قرضوں کی ادائیگی و دفاع کے خرچوں نے جاری

اخراجات کو قدرے کم چکدار بنادیا ہے (دیکھئے جدول 5.3)۔ اعداد و شمار کی مزید تفصیلات سے ظاہر ہوتا ہے کہ جاری اخراجات میں ہونے والے مجموعی اضافے میں تقریباً دو تہائی حصہ وفاقی حکومت کا ہے جبکہ صوبائی حکومتوں کے اخراجات میں معمولی اضافہ ہوا ہے۔ اس کا سبب وفاقی حکومت کی جانب سے صوبوں کو اپنے اخراجات گزشتہ برس کی سطح پر منجمد رکھنے کا مشورہ ہو سکتا ہے۔

جدول 5.3: جاری اخراجات کے اڑائے ترکیبی (پہلی سہ ماہی)							
ارب روپے							
حصہ	سال بسال تبدیلی						
	م 11ء	م 10ء	م 11ء	م 10ء	م 11ء	م 10ء	م 09ء
جاری اخراجات	100.0	100.0	8.8	14.2	566.7	521.0	456.1
جس میں							
سودی ادائیگیاں	28.5	27.2	14.2	-0.6	161.6	141.5	142.3
ملکی	25.9	24.8	13.4	0.9	146.6	129.3	128.1
بیرونی	2.6	2.3	22.5	-14.2	14.9	12.2	14.2
پنشن	2.5	3.1	-12.3	78.1	14.3	16.4	9.2
غیر سرکاری اداروں کو گرانٹس	6.9	11.5	-34.9	266.0	39.1	60.1	16.4
دیگر عوامی خدمات	9.5	9.1	13.9	79.8	53.9	47.3	26.3
دفاع	16.4	16.5	8.1	4.9	93.1	86.2	82.2
اقتصادی امور	5.2	2.1	169.1	-78.2	29.6	11.0	50.6
صحت	0.3	0.3	24.6	22.0	1.7	1.4	1.1
تعلیمی امور و خدمات	1.2	1.3	2.7	28.8	7.0	6.8	5.3
صوبائی	26.1	26.8	5.8	21.3	147.7	139.6	115.1

مالی سال 11ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران جاری اخراجات پر دباؤ بڑھانے میں متعدد عوامل نے اہم کردار ادا کیا جو یہ ہیں (الف) سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں امدادی سرگرمیوں پر اخراجات۔ اس ضمن میں حکومت نے وطن کارڈز اسکیم متعارف کرائی ہے جس کے تحت وفاقی و صوبائی حکومتوں نے سیلاب سے متاثرہ خاندانوں کو 20,000 روپے فراہم کرنے کی منصوبہ بندی کی ہے۔⁴ وطن کارڈز جاری کرنے کے لیے درکار مجموعی فنڈز کا 50 فیصد وفاقی حکومت جبکہ بقیہ کا بندوبست صوبائی حکومتوں کو کرنا ہوگا جس کے لیے انہیں اپنے ترقیاتی اخراجات میں کٹوتی کرنا پڑے گی (ب) مالی سال 11ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بجلی پر زراعت، اجناس کی مالکاری اور سیکورٹی آپریشنز بھی ملکی وسائل پر بھاری بوجھ ثابت ہوئے۔ خصوصاً، مالی سال 11ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی طور پر 65.8 ارب روپے کا زراعت فراہم کیا گیا جو پورے مالی سال کے لیے مقررہ ہدف کا 51.9 فیصد تھا۔

آئندہ مہینوں میں بجلی کے زراعت کی ادائیگی میں کچھ کمی آسکتی ہے کیونکہ حکومت نے نومبر 2010ء سے اس زراعت کو بتدریج کم کرنے کا اعلان کیا ہے جس کے مطابق بجلی کی قیمتوں میں مابانہ اضافہ کیا جائے گا۔ تاہم تعمیر نو کی سرگرمیوں کی وجہ سے جاری اخراجات کے بڑھنے کا امکان ہے۔

⁴ 24 نومبر 2010ء تک نادرا نے 1,215,672 وطن کارڈز کے ذریعے 22.4 ارب روپے تقسیم کیے۔

5.4 ملکی میزانیہ مالکاری

مناسب بیرونی امداد نہ ملنے کے باعث مالی سال 11ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران خسارے کی مالکاری میں ملکی ذرائع کا حصہ بھاری بھر کم رہا جو 79.4 فیصد بنتا ہے۔ خصوصاً، پہلی سہ ماہی کے دوران مالکاری کی مجموعی ضروریات میں نصف سے کچھ کم خسارے کی تسلیک کے ذریعے پورا کیا گیا جبکہ بقیہ خسارے کے بڑے حصے کی مالکاری غیر بینک مالی وسائل سے کی گئی (دیکھئے جدول 5.4)۔

جدول 5.4: مالکاری کے ذرائع (پہلی سہ ماہی)					
ارب روپے					
حصہ	مئی 11ء	مئی 10ء	مئی 11ء	مئی 10ء	مئی 09ء
بجٹ کی مجموعی میزانیہ مالکاری	100.0	100.0	276.2	223.7	137.9
بیرونی وسائل (خالص)	20.6	34.5	56.9	77.1	6.2
اندرونی وسائل (خالص)	79.4	65.5	219.3	146.6	131.7
بینکاری نظام	43.8	17.4	120.9	39.0	104.6
اسٹیٹ بینک	42.9	-36.9	118.3	-82.6	211.1
جدولی بینک	0.9	54.6	2.6	122.2	-106.5
غیر بینک	35.6	48.1	98.4	107.6	27.1
این ایس ایس	12.8	23.7	33.8	53.0	21.0
☆ دیگر	24.4	24.4	64.6	54.6	6.1

☆ دیگر میں غیر بینک قرض گیری شامل ہے (ایم ٹی بی، پی آئی بی، وغیرہ)، پراکٹر بانڈز علاوہ قومی بچت اسکیمیں

یہ رجحان مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے تجربے سے مختلف تھا۔ اس وقت خسارے کی مالکاری میں جدولی بینکوں سے قرض گیری کا حصہ 54.6 فیصد تھا۔ مالی سال 11ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اگرچہ حکومت نے ٹی بلز کی نیلامیوں⁵ کے ہدف کے مقابلے میں 106 فیصد رقم جمع کیں لیکن یہ رقم خسارے کی مالکاری کے لیے ناکافی تھی اور حکومت کو خسارہ پورا کرنے کے لیے مرکزی بینک کے قرضوں کا سہارا لینا پڑا۔ مزید برآں حالیہ سہ ماہی میں قومی بچت اسکیموں میں سرمایہ کاری کی پست سطح کے باعث غیر بینک اداروں سے مالکاری کے حصے میں کمی دیکھنے میں آئی ہے۔

5.5 ایف بی آر ٹیکس وصولیاں

جولائی تا نومبر مالی سال 11ء کے دوران درآمدات کی روپے میں قدر میں خاصی نمو کے باعث ایف بی آر کی ٹیکس وصولیاں بڑھ کر 494.7 ارب روپے ہو گئیں اور بارشوں و سیلاب کے باعث معاشی سرگرمیوں میں تعطل کے باوجود یہ گزشتہ برس کی طرح 7 فیصد شرح نمو برقرار رکھنے میں کامیاب رہیں (دیکھئے جدول 5.5)۔ مجموعی ٹیکس وصولیوں کی نمو میں سب سے بڑا حصہ سیلز ٹیکس (5.8 فیصدی درجے) کا ہے جس کے بعد کسٹم ڈیوٹی کا نمبر آتا ہے جس کا مجموعی نمو میں حصہ 1.3 فیصدی درجے رہا۔ ایف بی آر کے ٹیکسوں کی مجموعی نمو میں درآمدات سے متعلق ٹیکسوں کی وصولی کا حصہ 6.4 فیصدی درجے تھا۔ سالانہ ہدف کے فیصد کے لحاظ سے ایف بی آر کی ٹیکس وصولیاں گزشتہ برس کے مقابلے میں کم رہیں۔

⁵ حکومت کی جانب سے ٹی بلز کی نیلامیوں کا ہدف سہ ماہی بنیادوں پر مقرر کیا جاتا ہے۔ مالی سال 11ء کی پہلی سہ ماہی میں ٹی بلز کی نیلامی کا ہدف 535 ارب روپے مقرر کیا گیا تھا جبکہ حکومت 567.7 ارب روپے جمع کرنے میں کامیاب رہی۔

جدول 5.5: ایف بی آر کے ٹیکسوں کی وصولی (جولائی تا نومبر)					
ارب روپے					
خالص وصولی		نمو (فیصد)		سالانہ ہدف کا فیصد	
مئی 10ء	مئی 11ء	مئی 10ء	مئی 11ء	مئی 10ء	مئی 11ء
155.9	159.5	14.0	2.3	28.9	24.3
303.7	335.2	3.9	10.4	36.2	35.4
199.0	225.7	6.9	13.4	36.9	35.6
48.0	46.7	7.6	-2.7	35.7	33.1
56.7	62.8	-8.0	10.8	34.4	36.2
459.6	494.7	7.1	7.6	33.3	30.8
کل					
ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو					

جدول 5.6: انکم ٹیکس وصولی کے اجزاء			
ارب روپے			
جولائی - ستمبر		فیصد Δ	
مئی 10ء	مئی 11ء	مئی 10ء	مئی 11ء
10.9	2.4	21.9	-78.0
(11.8)	(2.3)		
19.5	31.8	-38.7	63.0
(21.2)	(30.4)		
61.7	70.2	19.3	13.6
(67.0)	(67.1)		
0.0	0.2	54.3	342.7
(0.0)	(0.2)		
92.2	104.5	-0.3	13.4
9.3	11.3	59.3	21.3
82.9	93.3	-4.4	12.5
نوٹ: قوسین میں دیے گئے اعداد و شمار خام انکم ٹیکس کے اجزاء کے حصے کو ظاہر کرتے ہیں۔			

5.5.1 بلا واسطہ ٹیکس

مالی سال 11ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بلا واسطہ ٹیکسوں کی وصولی بڑھ کر 95.7 ارب روپے ہو گئی جو گزشتہ برس کے مقابلے میں 12.4 فیصد نمو کو ظاہر کرتا ہے۔

مالی سال 11ء کی پہلی سہ ماہی کی انکم ٹیکس وصولیوں کے تفصیلی جائزے سے نشاندہی ہوتی ہے کہ خام وصولیوں میں مجموعی طور پر 13.4 فیصد اضافہ ہوا جس میں رضا کارانہ ادائیگیوں اور ود ہولڈنگ ٹیکسوں کا بڑا حصہ ہے جبکہ عندالطلب وصولیوں میں گزشتہ برس کے مقابلے میں بھاری کمی دیکھی گئی (دیکھئے جدول 5.6)۔

رضا کارانہ ادائیگیوں میں 63 فیصد اضافہ حوصلہ افزا ہے کیونکہ اس کے نتیجے میں خام انکم ٹیکس وصولیوں میں اس کا حصہ بڑھ گیا۔ عندالطلب وصولی کے جز بقایا جات میں کمی اس حقیقت کو ظاہر کرتی ہے کہ ایف بی آر آڈٹ کے ذریعے ٹیکس وصولیاں حاصل نہ کر سکا۔ عندالطلب وصولی کے جاری جز میں بھی کمی دیکھنے میں آئی ہے کیونکہ ایف بی آر نے آخر ستمبر 2010ء پر واجب الادا ٹیکس گوشواروں جمع کرنے کی تاریخ میں 30 اکتوبر 2010ء تک ایک مہینے کی توسیع کر دی تھی۔

ود ہولڈنگ ٹیکس کی وصولیوں میں بھی خام انکم ٹیکس جتنا اضافہ ہوا اور انکم ٹیکس وصولی میں اس کا حصہ پہلے جتنا ہی رہا۔ ود ہولڈنگ ٹیکس کی نمو کو بڑھانے والے اہم زمروں میں درآمدات، تنخواہیں، تمکات اور ٹیلی فون شامل تھے (دیکھئے جدول 5.7)۔

جدول 5.7: ود ہولڈنگ ٹیکس کے اجزاء					
ارب روپے					
فیصد Δ		جولائی - ستمبر			
م 11ء	م 10ء	م 11ء	م 10ء	م 09ء	
31.8	30.2	13.7	10.4	8.0	درآمدات
29.9	32.6	9.3	7.1	5.4	تنخواہیں
31.9	-10.7	1.8	1.4	1.6	منافع منقسمہ
19.3	41.3	4.2	3.5	2.5	بینک سود
-9.6	4.1	1.1	1.2	1.2	تکنیکی فیس
-4.3	5.4	17.3	18.1	17.2	سمجھوتے
21.0	3.2	4.5	3.7	3.6	برآمدات
2.3	30.0	3.0	2.9	2.2	نکلوانی گئی نقد رقم
1.6	111.1	3.4	3.4	1.6	بجلی کے بل
17.3	6.5	6.2	5.3	4.9	ٹیلی فون
19.4	31.3	5.7	4.8	3.6	دیگر
13.6	19.3	70.2	61.7	51.7	مجموعی ود ہولڈنگ ٹیکس
ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو					

تنخواہوں کی نمونہ طور پر ملازمین کی تنخواہوں میں اضافے کی عکاسی کرتی ہے: خصوصاً سرکاری ملازمین کی تنخواہیں اور گزشتہ برس کے مقابلے میں ان کی تعداد بھی بڑھی ہے۔ تاہم مالی سال 11ء کے بجٹ میں اعلان کی جانے والی کم از کم آمدنی کی حد میں اضافہ تنخواہوں کے زمرے کی نمونہ کمی کا باعث بنا۔⁶ بینک سود کے زمرے کی وصولی میں سست روی گزشتہ برسوں کے مقابلے میں امانتوں کی شرحوں میں کمی کی عکاسی کرتی ہے۔ ٹیلی فون کے زمرے میں آنے والی رقم موبائل فون صارفین کی جانب سے پیشگی ادا شدہ کارڈز کی تعداد کے مطابق ہے۔

سرکاری شعبے کے ترقیاتی اخراجات (پی ایس ڈی پی) میں کٹوتی کے باعث سمجھوتوں سے حاصل ہونے والے ود ہولڈنگ ٹیکس میں کمی آئی۔ مالی سال 11ء کے بقیہ مہینوں میں ترقیاتی اخراجات میں متوقع کمی سمجھوتوں سے حاصل ہونے والے ود ہولڈنگ ٹیکس میں مزید کمی کا باعث بن سکتی ہے۔ نقد رقم نکلوانے سے وصولیوں میں سست روی بینکوں سے نقد قومات نکلوانے پر عائد ود ہولڈنگ ٹیکس میں اضافے کے باعث غیر رسمی مالی لین دین میں اضافے کو ظاہر کرتی ہے۔ بجلی کے بلوں سے وصولی کی نمونہ کمی کا سبب بجلی کے استعمال اور بجلی کے بلوں کی ادائیگی پر سیلاب کے اثرات ہو سکتے ہیں۔

5.5.2 بالواسطہ ٹیکس وصولیاں

بالواسطہ ٹیکس وصولیاں بڑھ کر 197.8 ارب روپے تک پہنچ گئیں جو ان میں 10.8 فیصد نمو کو ظاہر کرتا ہے۔ بالواسطہ ٹیکسوں میں ہونے والی مجموعی نمو میں سے 9.6 فیصد حصہ درآمدات کا ہے۔ بالواسطہ ٹیکس وصولیوں میں درآمدات کا حصہ بھی گزشتہ برس کے 49.3 فیصد سے بڑھ کر زیر جائزہ مدت میں 53.1 فیصد تک پہنچ گیا۔ اجناس کے لحاظ سے تجزیہ ظاہر کرتا ہے کہ درآمدات کی وصولیوں کو بڑھانے میں گاڑیوں (موٹریں)، خوردنی تیل اور پلاسٹک رال نے اہم کردار ادا کیا۔ پیٹرولیم مصنوعات کا حصہ منفی رہا (دیکھئے جدول 5.8)۔

سیلز ٹیکس

مالی سال 11ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سیلز ٹیکس وصولیاں 14.2 فیصد شرح نمو کے ساتھ بڑھ کر 133.7 ارب روپے ہو گئیں۔ سیلز ٹیکس میں ہونے والے 16.6 ارب روپے کے مجموعی اضافے میں 11.8 ارب روپے درآمدات کی مد میں حاصل ہوئے۔

⁶ مالی سال 11ء کے بجٹ میں تنخواہ دار ٹیکس گزاروں کے لیے استثنائی بنیادی حد 200,000 روپے سے بڑھا کر 300,000 روپے کر دی گئی۔

جدول 5.8: کسٹمز ڈیوٹی اور درآمدی سیلز ٹیکس کے محصولات کے اہم اجزاء								
ارب روپے								
سیلز ٹیکس (درآمد) (جولائی تا ستمبر)				کسٹمز ڈیوٹی (جولائی تا ستمبر)				
میں 11ء	میں 10ء	میں 09ء	میں 08ء	میں 11ء	میں 10ء	میں 09ء	میں 08ء	
4.5	2.8	3.3	3.2	6.7	4.4	5.7	6.2	گاڑیاں (علاوہ ریلوے)
6.4	3.6	4.7	3.4	4.5	3.2	3.5	4.3	خوردنی تیل
2.1	1.6	1.8	1.5	2.8	2.6	3.1	2.5	مشینری و میکانیکی آلات
20.9	21.4	23.2	19.9	2.3	3.7	7.6	2.2	پیٹرولیم مصنوعات
1.8	1.5	1.6	1.5	2.2	2.5	4.1	3.0	برقی مشینری
5.6	3.9	4.6	3.3	2.0	1.5	1.9	1.5	پلاسٹک رال وغیرہ
3.9	3.1	2.7	2.6	1.6	1.5	1.4	1.3	لوہا اور فولاد
1.4	1.1	1.3	1.1	1.3	1.1	1.0	1.0	کاندہ و کاندہ پورڈ
1.5	1.1	1.0	0.5	0.8	0.7	0.6	0.4	چائے و کافی
1.6	1.5	1.7	1.1	0.8	0.9	1.0	0.7	نامیاتی کیمیکلز
0.5	0.4	0.4	0.3	0.7	0.6	0.7	0.5	ڈائریکٹوریٹس
50.1	42.1	46.4	38.5	25.7	22.7	30.7	23.6	ذیلی مجموعہ
13.9	10.0	9.3	9.1	11.4	10.4	7.5	5.3	دیگر
64.0	52.1	55.7	47.6	37.2	33.1	38.2	29.0	کل
ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو								

جدول 5.9: بجلی سیلز ٹیکس کے محصولات کے اہم اجزاء					
ارب روپے					
نمبر (فہرست)		جولائی تا ستمبر			
میں 11ء	میں 10ء	میں 11ء	میں 10ء	میں 09ء	
9.3	-2.0	29.4	26.9	27.4	پیٹرولیم مصنوعات
5.6	4.7	11.5	10.9	10.4	ٹیلی مواصلات کی خدمات
26.5	14.9	6.6	5.2	4.5	قدرتی گیس
-60.0	69.2	1.5	3.8	2.3	چینی
10.6	-6.1	1.9	1.8	1.9	سگریٹ
30.8	75.7	4.5	3.5	2.0	برقی توانائی
66.2	92.9	4.8	2.9	1.5	خدمات
27.0	35.0	2.2	1.8	1.3	مشروبات
-47.7	50.8	0.8	1.4	1.0	سیمنٹ
87.4	171.7	1.3	0.7	0.2	چائے
12.9	23.2	13.9	12.3	10.0	دیگر
10.3	13.9	78.5	71.2	62.5	کل

سیلز ٹیکس کے اندرونی ذرائع کی نمو میں پیٹرولیم مصنوعات، قدرتی گیس اور خدمات کا اہم حصہ ہے (دیکھئے جدول 5.9)۔ گزشتہ برس کے مقابلے میں پیٹرولیم مصنوعات اور قدرتی گیس کی وصولیوں میں اضافہ قیمتوں کے بڑھنے کی عکاسی کرتا ہے۔ چینی کی فروخت میں کمی اور اگست 2009ء میں چینی پر عائد سیلز ٹیکس کو 16 فیصد سے کم کر کے 8 فیصد پر لانے کے باعث چینی سے حاصل ہونے والی وصولیوں میں 60 فیصد کمی ہوئی۔ قیمتوں میں اضافے کے باوجود مالی سال 11ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سیمنٹ پر عائد سیلز ٹیکس کی وصولیوں میں 47.4 فیصد کمی ہوئی جس کا ممکنہ سبب سیمنٹ کی فروخت میں کمی ہو سکتی ہے۔

جدول 5.10ء: ملکی ایف ای ڈی کے محصولات کے اہم اجزاء					
ارب روپے					
فیصد Δ		جولائی تا ستمبر			
م 11ء	م 10ء	م 11ء	م 10ء	م 09ء	
-6.8	10.8	7.3	7.8	7.0	سگریٹ
-22.8	0.0	3.2	4.2	4.2	سینٹ
70.5	3.4	2.6	1.5	1.5	قدرتی گیس
-20.1	19.5	1.3	1.7	1.4	مشروبات
-7.1	-17.0	1.4	1.5	1.9	مرکز اشیا
-9.5	18.2	0.9	1.0	0.9	پٹرولیم مصنوعات
71.2	35.6	0.3	0.2	0.1	کاسٹیکس
4.4	70.0	2.1	2.0	1.2	1 فیصد خصوصی ایف ای ڈی
-3.6	10.0	19.2	19.9	18.1	ذیلی مجموعہ
-33.3	71.0	3.8	5.7	3.3	دیگر
-10.2	19.5	23.0	25.6	21.4	کل
ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو					

فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی (ایف ای ڈی) فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی وصولیوں میں 5.2 فیصد کی ہوئی جس کا اہم سبب اس کا اندرونی جز تھا۔ مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی میں درآمدات پر مبنی ایف ای ڈی کا حصہ 10 فیصد تھا جو کہ زیر جائزہ مدت کے دوران بڑھ کر 14.5 فیصد تک پہنچ گیا ہے۔

اندرونی جز کی وصولیوں کی پست سطح کا سبب سگریٹ، سینٹ اور مشروبات کی وصولیوں میں کمی ہے (دیکھئے جدول 5.10)۔ حکومت کی جانب سے مالی سال 11ء کے بجٹ میں سگریٹ پر ایف ای ڈی بڑھانے سے خام تبا کو کی برآمد بڑھنے کے نتیجے میں سگریٹوں کی ملکی پیداوار میں کمی آگئی اور اس زمرے کی وصولیاں کم رہیں۔ سینٹ کی وصولیوں میں کمی سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملک میں اس کی فروخت میں کمی آئی ہے۔

کسٹمز ڈیوٹی

کسٹمز ڈیوٹی کی وصولیاں 12.4 فیصد نمو کے ساتھ بڑھ کر 37.2 ارب روپے ہو گئیں جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت کے دوران اس میں 13.4 فیصد کمی ہوئی تھی۔ اس میں اضافہ زیر جائزہ مدت میں ملک کا درآمدی بل بڑھنے کی عکاسی کرتا ہے۔ وصولیوں کی تقسیم سے ظاہر ہوتا ہے کہ موٹر گاڑیاں مسلسل محاصل جمع کرنے کا بڑا ذریعہ ثابت ہو رہی ہیں جس کے بعد خوردنی تیل کا نمبر آتا ہے۔

5.6 صوبوں کی مالیاتی سرگرمیاں

مالی سال 11ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران صوبوں کی سرکاری مالیات میں قابل ذکر بہتری آئی اور 81.3 ارب روپے کا فاضل ریکارڈ کیا گیا جبکہ گزشتہ برس 10.1 ارب روپے کا خسارہ ہوا تھا۔ جی ڈی پی کے تناسب کے لحاظ سے یہ 0.5 فیصد فاضل بنتا ہے جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 0.1 فیصد خسارہ ہوا تھا۔ اس بہتری کا اہم سبب اس مدت کے دوران وفاقی محصولات میں صوبوں کے حصے کا بڑھنا ہے (دیکھئے جدول 5.11)۔ ساتویں این ایف سی ایوارڈ کے نفاذ کے باعث قابل تقسیم پول میں حصہ بڑھنے کی وجہ سے صوبوں کی محصولاتی صورتحال میں بہتری متوقع تھی۔ اس پیش رفت کے ساتھ ساتھ صوبہ پنجاب اور خیبر پختونخوا میں مالیاتی نظم و ضبط میں بہتری بھی دیکھنے میں آئی ہے۔

صوبہ وارتقعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالیاتی کھاتوں میں سب سے زیادہ بہتری پنجاب میں دیکھی گئی جس کی وجہ جاری و ترقیاتی اخراجات دونوں میں

جدول 5.11: صوبائی مالیات۔ پہلی سہ ماہی								
ارب روپے								
بلوچستان		خیبر پختون خوا		سندھ		پنجاب		
مئی 11ء	مئی 10ء	مئی 11ء	مئی 10ء	مئی 11ء	مئی 10ء	مئی 11ء	مئی 10ء	
33.0	18.7	59.5	32.7	60.2	48.0	96.4	73.8	مجموعی حاصل
26.0	11.4	28.8	15.7	52.8	40.1	82.5	65.0	وفاقی حاصل میں صوبائی حصہ
0.2	0.2	0.9	0.5	5.3	4.4	8.0	6.1	صوبائی ٹیکس
1.0	0.2	3.5	5.7	0.8	1.0	3.4	3.1	صوبائی غیر ٹیکس
5.7	6.9	26.3	10.8	1.3	2.4	2.5	-0.4	وفاقی قرضے اور منتقلیاں / گرانٹس
15.9	11.8	29.4	30.9	49.4	35.0	73.1	105.5	مجموعی اخراجات
14.5	10.9	26.5	20.4	46.0	31.5	64.8	81.0	جاری اخراجات
1.4	0.9	2.9	10.4	3.4	3.6	8.3	24.5	ترقیاتی اخراجات
17.1	6.9	30.1	1.8	10.9	13.0	23.3	-31.7	مجموعی توازن

بھاری کٹوتی تھی۔ اس کے نتیجے میں مالی سال 11ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پنجاب کا مالیاتی توازن 23.3 ارب روپے فاضل ہو گیا جبکہ مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی میں 31.7 ارب روپے کا خسارہ ہوا تھا۔ صوبہ خیبر پختون خوا کے مالیاتی توازن میں بھی کافی بہتری ہوئی جس کا اہم سبب وفاقی حکومت کی جانب سے صوبے کے حصے کی وصولیوں اور قرضوں / گرانٹس میں خاصا اضافہ تھا جبکہ مالی سال 11ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران خیبر پختون خوا کے مجموعی اخراجات میں بھی کمی دیکھی گئی۔

جدول 5.12: مجموعی ملکی قرضوں اور واجبات کے اجزائے ترکیبی (جولائی تا نومبر)		
مئی 11ء	مئی 10ء	
بلحاظ ڈی ڈی فیصد		
33.9	33.7	مجموعی ملکی قرضے اور واجبات
29.7	28.9	حکومت کے ملکی قرضے واجبات
2.0	2.5	پی ایس ای قرضے واجبات
2.2	2.3	ملکی واجبات
آخر جون کے اسٹاک کے مقابلے میں (فیصد)		
7.6	10.1	مجموعی ملکی قرضے اور واجبات
9.2	9.8	حکومت کا ملکی قرضہ
-7.3	26.3	پی ایس ای کا قرضہ
-8.6	-0.1	☆ ملکی واجبات
		☆ یادداشتی جز
5857.9	4940.3	مجموعی ملکی قرضے اور واجبات
☆ بشمول صوبائی حکومتوں کے لیے اجناس کی مالکاری کے قرضے واجبات اور اجناس کی سرگرمیوں کے لیے پی ایس ای قرضے گیری		

مالی سال 11ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی اخراجات میں اضافے کے باوجود سندھ و بلوچستان کا مجموعی توازن بھی فاضل رہا۔

5.7 مجموعی ملکی قرضے اور واجبات
مجموعی ملکی قرضے اور واجبات مالیاتی خسارے اور بیرونی مالکاری کی عدم دستیابی کو ظاہر کرتے ہیں اور یہ آخر جون 2010ء کی سطح سے 7.6 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر آخر نومبر مالی سال 11ء تک 59 کھرب روپے تک پہنچ گئے (دیکھئے جدول 5.12)۔ اس اضافے کا سبب حکومت کے اندرونی قرضوں کا بڑھنا ہے جبکہ اندرونی واجبات اجناس کی

مالکاری کی مد میں بڑھے اور اس مدت کے دوران قرضے واپس کیے گئے۔⁷

⁷ پی ایس ای اور اجناس کی مالکاری کے قرضوں کی تفصیلات کے لیے باب چہارم، زراور بینکاری ملاحظہ فرمائیں۔

جدول 5.13: حکومت کے ملکی قرضوں کے اجزائے ترکیبی میں تبدیلی (جولائی تا نومبر)				
ارب روپے، حصہ: فیصد میں				
خالص بہاؤ		خالص بہاؤ		خالص بہاؤ میں حصہ
م 10ء	م 11ء	م 10ء	م 11ء	م 11ء
377.5	478.4	100.0	100.0	حکومت کا ملکی قرض
207.1	337.9	54.9	70.6	اداروں کے لحاظ سے
193.2	42.3	51.2	8.8	الف۔ بینکاری نظام سے
13.9	295.6	3.7	61.8	جدولی بینکوں سے
170.2	141.8	45.1	29.6	ب۔ غیر بینک ذرائع سے قرضہ
0.1	-1.3	0.0	-0.3	ج۔ غیر ملکی کرنسی تمسکات
تمسکات کے لحاظ سے				
59.6	60.0	15.8	12.5	الف۔ مستقل قرضہ
233.2	363.6	61.8	76.0	ب۔ رواں قرضہ
84.5	56.1	22.4	11.7	ج۔ غیر فنڈ قرضہ
0.1	-1.3	0.0	-0.3	د۔ بیرونی کرنسی تمسکات

5.7.1 حکومت کے ملکی قرضے

حکومت نے جولائی تا نومبر مالی سال 11ء کے دوران مالیاتی خسارے کی ماکاری کے لیے مرکزی بینک سے قرض گیری پر بھاری انحصار کیا اور اس مدت کے دوران حکومتی قرضوں میں اس کا حصہ 61.8 فیصد بنتا ہے (دیکھئے جدول 5.13)۔ یہ صورتحال گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں مختلف ہے جب حکومتی قرض گیری کی بیشتر ضروریات جدولی بینکوں سے لیے گئے قرضوں سے پوری کی گئیں۔

اس کی وجہ حکومت کا خسارے اور بیرونی امداد، نقل و حمل میں اعانت و قومی بچت اسکیموں جیسے متبادل ذرائع کے ذریعے فنڈز کی دستیابی کے بارے میں درست اندازہ نہ لگانا ہو سکتا ہے۔ اس کی عکاسی کسی

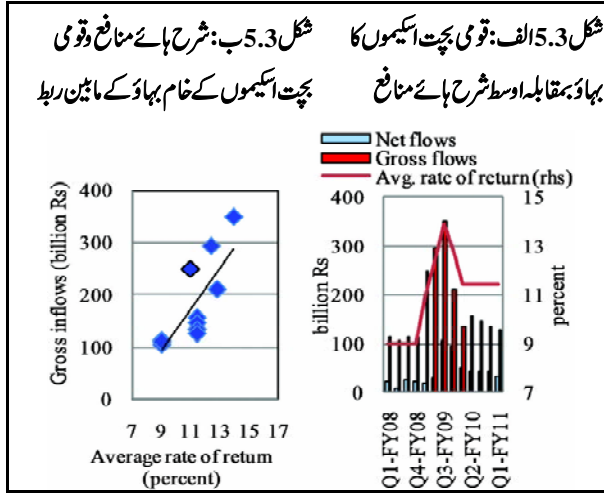
حد تک حکومت کی جانب سے جولائی تا اکتوبر مالی سال 11ء کے دوران ایم ٹی بی کی آئندہ عرصیت کے لیے 105.2 فیصد کا نیلامی سے قبل ہدف مقرر کرنے سے ہوتی ہے جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ حکومت زیر جائزہ مدت کے دوران جدولی بینکوں کے موجودہ قرضوں کو رول اوور کرنے کا ارادہ رکھتی تھی (دیکھئے جدول 5.14)۔ اگرچہ جولائی تا اکتوبر مالی سال 11ء کے دوران جدولی بینکوں کی جانب سے جتنی رقم کی پیشکش کی گئی وہ ٹی بلز کی عرصیت کا 201 فیصد بنتی ہے لیکن حکومت نے قرض گیری کی بلند لاگت سے بچنے کے لیے یہ رقم حاصل نہیں کی۔ نتیجتاً، جب حکومت کو متبادل ذریعے سے ماکاری نہ مل سکی تو حکومت نے پہلی سہ ماہی کے دوران خسارے کی تسلیک پر انحصار کیا۔

جدول 5.14: ایم ٹی بی کی نیلامیوں کا تجزیہ (جولائی تا اکتوبر)						
ارب روپے						
ہدف	عرصیت	ہدف	پیشکش	قبولیت	قبولیت	ہدف کا فیصد
380.0	205.9	184.6	447.5	203.7	110.3	م 10ء
710.0	674.6	105.2	201.0	114.7	109.0	م 11ء

جولائی تا اکتوبر م 11ء کے دوران جدولی بینکوں کے قرضوں میں آخر جون 2010ء کے مقابلے میں نامیہ اضافہ ہوا جبکہ خالص بہاؤ کے اجزائے ترکیبی قلیل مدتی تمسکات کی طرف منتقل ہو گئے۔ حکومت کی مالیاتی مشکلات کا ادراک کرتے ہوئے جدولی بینکوں کو توقع تھی کہ زری پالیسی مزید سخت ہوگی اس لیے انہوں نے بلند نرخوں پر ٹی بلز نیلامیوں کے لیے بھاری رقوم کی پیشکشیں کیں اور زیادہ دلچسپی کا اظہار قلیل مدتی ٹی بلز میں کیا گیا (دیکھئے جدول 5.15)۔ حکومت نے ان پیشکشوں پر مثبت رد عمل دیتے ہوئے سہ ماہی تمسکات میں رقوم قبول کیں اور بارہ ماہی ٹی بلز واپس کر دیے۔ اس طرح جولائی تا اکتوبر مالی سال 11ء کے

جدول 5.15: بیلابی کا خلاصہ (جولائی تا اکتوبر)						
ارب روپے						
بیلابی کردہ	قبول کردہ	عرصیت	خالص (عرصیت کا) قبولیت	مئی 10ء	مئی 11ء	یولی کی اوسط شرح، فیصد میں
848.2	524.0	198.7	325.3	11.7	12.6	سہ ماہی
367.7	257.2	180.3	77.0	12.5	12.7	ششماہی
141.8	61.5	305.3	-243.8	12.4	12.9	بارہ ماہی
930.9	842.7	684.3	158.4	---	---	کل

دوران خالص بہاؤ کے اجزائے ترکیبی کا جھکاؤ قلیل مدتی تمسکات کی جانب رہا۔



جولائی تا نومبر مالی سال 11ء میں غیر فنڈ تمسکات کی نمو سست رہی۔⁸ یہ مالی سال 10ء کے دوران دیکھے جانے والے رجحان کا تسلسل تھا۔ مالی سال 09ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران پالیسی ریٹ میں کمی کے باعث قومی بچت اسکیموں پر شرح منافع میں کمی کے باعث ان سے حاصل ہونے والی رقم کم ہو گئی تھیں۔ تاہم مالی سال 11ء کی پہلی سہ ماہی کے

دوران قومی بچت اسکیموں کا خالص بہاؤ شرح ہائے سود میں اضافے سے پہلے کی سہ ماہی اوسط سے اب بھی زیادہ ہے (دیکھئے شکل 5.3 الف)۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ زری پالیسی کے سخت ہوتے ہی اکتوبر 2010ء میں قومی بچت کی تمام اسکیموں پر شرح ہائے منافع میں اضافہ کر دیا گیا۔ شرح ہائے منافع اور قومی بچت اسکیموں کی رقم میں مضبوط مثبت ربط کے باعث توقع ہے کہ مالی سال 2011ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران غیر فنڈ قرضہ جات میں صحت مند نمو ہوگی (دیکھئے شکل 5.3 ب)۔

جولائی تا نومبر کے دوران ملکی قرضوں میں مستقل قرضوں کی سطح بھی پست رہی۔ یہ صورتحال نومبر مالی سال 11ء میں تین سالہ اجارہ صکوک میں 51.8 ارب روپے کے نمایاں اضافے کے باوجود دیکھنے میں آئی ہے۔⁹ اس کا سبب پی آئی بی کی بلند لاگت کے باعث حکومت کا اس ذریعے سے رقم جمع کرنے سے گریز ہے۔ پی آئی بی کے نیلامی کیلنڈر کے مطابق حکومت نے جولائی تا اکتوبر مالی سال

⁸ غیر فنڈ قرضہ جات کی نمو نومبر مالی سال 10ء کے 6.7 فیصد سے گزر کر آخر نومبر مالی سال 11ء میں 3.9 فیصد رہ گئی۔

⁹ اجارہ صکوک کی نیلامی 13 مئی کے وقفے سے کی گئی تھی۔ اس طویل فرق کی وجہ اس بانڈ کو متعارف کرانے میں حائل تکنیکی رکاوٹیں ہو سکتی ہیں۔ اسلامی بانڈ ہونے کی وجہ سے اس کی پشت پر حقیقی اثاثے کی موجودگی ضروری ہے۔ اثاثے کی نشاندہی کے بعد اس کی قدر پیمائی کی جاتی ہے اور پھر اسے اسلامی بینکوں پر مشتمل اثاثہ جاتی کمپنی خرید لیتی ہے۔ جبکہ اجارہ صکوک کی ششماہی نیلامی میں حکومت اس اثاثے کو کرائے پر خرید لیتی ہے۔

11ء کے دوران تین نیلامیوں سے 65 ارب روپے جمع کرنے کا ہدف مقرر کیا تھا۔ تاہم بینکوں کی جانب سے بولیوں کے بلند نرخوں کے باعث ان نیلامیوں سے صرف 7.9 ارب روپے جمع کیے گئے۔

جولائی تا نومبر مالی سال 11ء میں حکومت کے ملکی قرضوں پر سودی ادائیگیاں سست روی کا شکار رہیں اور ان میں 5.6 فیصد اضافہ ہوا۔ ملکی قرضوں پر سودی ادائیگیوں میں سست روی کا اہم سبب ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس (ڈی ایس سیز) کے اسٹاک میں مسلسل کمی ہے جس کے نتیجے میں جولائی تا نومبر مالی سال 11ء کے دوران ان سرٹیفکیٹس پر سودی ادائیگیوں میں 51.7 ارب

جدول 5.16: حکومت کے ملکی قرض پر سودی ادائیگیاں (جولائی تا اکتوبر)					
ارب روپے					
فیصد نمو		مطلق رقم			
م 11ء	م 10ء	م 11ء	م 10ء	م 09ء	
5.6	8.5	229.8	217.7	200.7	کل
1.1	81.9	26.3	26.0	14.3	مستقل قرضہ
76.2	-17.8	127.9	72.6	88.3	رواں قرضہ
ٹریڈری بلز					
1156.1	-90.3	10.6	0.8	8.7	سہ ماہی
15.6	494.6	13.4	11.6	2.0	شش ماہی
1319.8	-88.4	37.4	2.6	22.8	بارہ ماہی
15.6	4.8	66.4	57.5	54.8	ایم آر ٹی بیز
-36.5	21.4	75.6	119.1	98.1	غیر فنڈ قرضہ جات

روپے کی کمی ہوئی۔ تاہم رواں قرضہ تمسکات پر سودی ادائیگیوں میں مالی سال 11ء کے پہلے پانچ مہینوں کے دوران خاصا اضافہ دیکھنے میں آیا ہے جس کا سبب مالی سال 10ء کے دوران حکومت کا خسارہ پورا کرنے کے لیے اس کی مالکاری پر زیادہ انحصار ہے (دیکھئے جدول 5.16)۔

آئندہ مہینوں میں رواں قرضوں کے تمسکات پر سودی ادائیگیوں کا دباؤ بڑھنے کا امکان ہے۔ تاہم ڈی ایس سیز پر سودی ادائیگیوں میں کمی کے باعث اس اضافے کے ایک حصے کے اثرات زائل ہو جائیں گے۔